مغربی تہذیب اور آزادی کے نتائج

طاعون عصر ایڈز،
جنسی آزادی اور فحاشی کا نتیجہ
مریض ایڈز سے فسخ نکاح
اور مریض کے قتل کا شرعی حکم

تحریر:- مولانا سید نصیب علی شاہ الہاشمی

فہرست ذیلی عنوانات:

۱۔ جنسی آزادی

۲۔ ایڈز سے مرنے والوں کی چند مثالیں

۳۔ دنیا بھر میں ایڈز کے متاثرین

۴۔ ایڈز کے بارے میں جدید رپورٹ

۵۔ ایڈز پھیلنے کے اسباب

۶۔ ایڈز کے تین مراحل

۷۔ ایڈز سے بچاؤ کی تدابیر

۸۔ ایڈز کی تشخیص وعلاج

۹۔ ایڈز میں مبتلاء مریض کو قتل کرنے کی شرعی حیثیت

۱۰۔ ایڈز کی وجہ سے اسقاط حمل

۱۱۔ ایڈز کی وجہ سے تنسیخ نکاح

۱۲۔ کیا ایڈز کا مریض مرض الموت کے حکم میں ہے یا نہیں؟

دور جدید میں فحاشی، عریانی، جنسی اختلاط اور بے راہروی نے انسان کو بہیمیت کی طرف لاکر اس کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دیا ہے۔ مغرب کے مادر پدر آزاد معاشرے نے انسان کی عظمت و شرف کو تباہ کر دیا ہے اور اس کے نتیجے میں آج کے زوال پذیر معاشرے کو مختلف امراض اور مصیبتوں کا سامنا ہے۔

ہمارے ہاں بھی جنسی آزادی کیلئے مختلف تحریکیں سرگرم عمل ہیں اور مغربی تہذیب کی تقلید کی جارہی ہے۔ جس کا واضح مطلب اس معاشرے کو مصیبتوں میں مبتلا کرنا ہے۔

امریکہ اور یورپ میں جنسی خواہشات کو پروان چڑھا کر اُن کو خبیث جانوروں کی طرح آزاد قرار دیا گیا ہے۔ ان کے حق میں جلوس نکالے گئے اور مرد و عورت کی باہمی جنسی آزادی، مرد کا مرد سے جنسی تعلق اور عورت کی عورت سے جنسی تعلق کو قانونی تحفظ بھی دی گئی جس سے مادر پدر آزاد معاشرہ وجود میں آیا اور اس کے نتیجے میں یہ لوگ اب تباہی کے راہ پر گامزن ہیں۔ ہم جنسی آزادی کی چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

یورپ میں جنسی آزادی کی چند مثالیں:

امریکہ اور یورپ میں مردوں کی باہمی جنسی اختلاط کی باقاعدہ اجازت دی گئی ہے اور اس کیلئے نیویارک، سان فرانسیسکو وغیرہ میں باقاعدہ کلب قائم ہیں جس میں ایک کروڑ امریکی مرد باہمی جنسی تعلق رکھتے ہیں اور ان کے دفاع میں بہت سارے سیاسی واقتصادی ماہرین پائے جاتے ہیں۔

برطانیہ کے جامعات اور بالخصوص آکسفورڈ یونیورسٹی کے طلبہ نے مردوں کی جنسی آزادی کے بارے میں ایک بڑا جلوس نکالا جس میں یونیورسٹی کے دانشور افراد اور اساتذہ اور پانچ سو دیگر بڑے، بڑے برطانوی شخصیات بھی شامل تھے ان سب نے جنسی آزادی کا آئینی مطالبہ کیا۔

برطانوی دارالعوام میں 107 کے مقابلہ میں 167 ووٹوں کی اکثریت سے جنسی آزادی کی قرارداد بھاری اکثریت کے ساتھ پاس کی گئی۔ ہالینڈ میں مردوں کی جنسی آزادی کے نام سے باقاعدہ ایک رجسٹرڈ تنظیم قائم ہے۔

اس مادر پدر آزاد، جنسی بے راہروی کے شکار معاشرے کے مقابلے میں مذہب اسلام جنسی خواہشات کو صحیح مقاصد کے حصول کیلئے مخصوص کرتا ہے جبکہ اہل مغرب نے خود کو تمام قیود سے آزاد کرا کر بہت بڑے خسارے کا سودا کیا ہے۔ انگلستان اور امریکہ میں صحبت ہم جنس کے حمایت ہونے کے باعث یہاں کے باشندوں کی اکثریت اس فعل پر عائد پابندیوں سے آزاد ہونا پسند کرتی ہے یہاں ایک ہی جنس کے دو افراد خواہ وہ مرد ہو یا عورت ایک دوسرے کی جنسی ضروریات کو پورا کرنے کے حق میں دیکھائی دیتے ہیں۔

ایڈز کی تباہ کن آندھی مغرب سے چلی اور مشرق تک آ پہنچی اب یہاں بھی اس پُراسرار بیماری پر نفسیاتی تشویش اور دہشت کا اظہار ہونے لگا ہے جو بے راہ روی کا نتیجہ ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ تیسری دنیا کے کئی ممالک اس کی زد میں ہیں لیکن یہاں اہل مغرب کے مقابلے میں مذہبی پابندیوں اور اخلاقی حدود کا کسی حد تک احساس پایا جاتا ہے اسلئے ابھی تک یہ مرض کم ہے۔ وقت اور حالات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ مغربی معاشرے میں پائے جانے والے بے جا آزادی صرف مغرب ہی کیلئے نہیں بلکہ پوری دنیا کیلئے ناپسندیدہ ہے۔ ناجائز شخصی آزادی کو اپنا حق سمجھنے والے اور غلط ذرائع سے جنسی خواہشات کی تسکین کرنے والے جب اپنی آنکھوں سے اپنے افعال کا بھیانک انجام دیکھتے ہیں تو ان کے پاس پچھتاوے کے علاوہ کچھ باقی نہیں رہتا۔

ایڈز ناقابل علاج مرض ہے مگر مذہب اسلام سے تعلق رکھنے والوں کو خوف کا شکار نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کیلئے اپنے مذہب کے قوانین اور اصولوں پر عمل کر کے اس مرض سے دور رہنا بہت آسان ہے۔ ہمارے ملک پاکستان میں ایڈز اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ لوگوں کی زندگیوں میں داخل ہو رہا ہے۔ اس کا ایک سبب منشیات کی لعنت ہے۔ اور دوسرا سبب انڈیا اور مغرب سے آنے والی غیر معیاری اور غیر اخلاقی فلمیں ہیں جن کے باعث لوگوں میں جنسی جنون اور ہیجان پیدا ہو رہا ہے ان فلموں کے عام ہونے سے ہمارا معاشرہ بہت بگڑ گیا ہے۔ ہماری مذہبی اور اخلاقی قدریں پامال ہو چکی ہیں۔ ان حالات میں ایڈز جیسی آفت کا ہمارے اردگرد منڈلانا حیران کن نہیں۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے **خمس اذا ابتلیتم بھن واعوذ باللہ ان تدرکوھن لم تظھر الفاحشة فی قوم قط حتی یعلنوا بھا الا فشا فیھم الطاعون والاوجاع التی لم تکن مضت فی اسلافھم الذین مضوا** (رواہ ابن ماجہ والحاکم بسند صحیح) پانچ چیزیں ہیں جب تم اس میں مبتلا ہو جاؤ گے اور اللہ تعالی سے پناہ مانگتا ہوں کہ وہ تم کو پہنچے، بے حیائی کسی قوم میں آجائے حتی کہ وہ اس کو اعلانیہ کرے مگر ان میں طاعون پھیل جاتا ہے اور دردناک امراض کہ ان کے پچھلے قوموں کو ان جیسے امراض کا سامنا نہیں ہوا۔

مرض ایڈز نہ صرف جسمانی نظام کو برباد کرنے کا سبب ہے بلکہ اس مرض کا وائرس اعصابی نظام میں بھی بڑا خلل پیدا کرتا ہے اور جب انسانی اعصابی نظام متاثر ہوتا ہے تو مریض غیر معمولی حرکات کا اظہار کرنے لگتا ہے ان میں یادداشت کا ناقص ہونا، زبان میں لکنت پیدا ہونا اور اعضاء کے کمزور ہونے کے ساتھ کانپنا شامل ہے۔ ایڈز کا مرض انسان کو ہر اعتبار سے کمزور ہی نہیں بناتا بلکہ بدصورت اور بے رونق بھی کر ڈالتا ہے۔ ان حقائق کو دیکھتے ہوئے یہ کہنا درست ہے کہ ایڈز ایک عذاب ہے جو قدرت کی طرف سے پُراسرار، خوفناک اور لاعلاج بیماری کی صورت میں سامنے آچکا ہے۔ عالمی ادارہ صحت ایڈز کے سلسلے میں مختلف تحقیقات کرتا رہا ہے اس کا علاج اور اس سے بچاؤ کی تدابیر بھی اختیار کی جاتی رہی ہیں لیکن اس مرض سے پیدا ہونے والے امراض سے چھٹکارا حاصل کرنے میں ناکامی ہوئی ہے۔ یہ ناکامی پوری دنیا کیلئے مایوسی، تشویش واضطراب، بے چینی اور خوف کا باعث ہے۔ ہم چاہیں تو ایڈز کو اپنے ملک میں تباہی مچانے سے

روک سکتے ہیں لیکن اس کیلئے ہمیں اپنے معاشرے کو سدھارنا ہوگا اپنے ماحول سے غیر اخلاقی اور غیر اسلامی خرابیوں کو ختم کر کے اخلاقی اور مذہبی حدود کی پابندی کرنی ہوگی۔ مذہب کے بتائے ہوئے راستے پر چلنا ہوگا کیونکہ یہ بیماری ان افعال کی سزا ہے۔

ایک اندازے کے مطابق دنیا بھر میں تقریباً پانچ ہزار افراد روزانہ اس مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں اس اعتبار سے یہ مرض دنیا کی موت کا سبب بن رہا ہے۔ اندازے کے مطابق اب تک ایڈز سے دو لاکھ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ ہارورڈ سکول آف پبلک ہیلتھ کی رپورٹ کے مطابق ایڈز کی متاثرہ افراد میں ہر پانچ میں سے ایک فرد جنوبی ایشیاء میں ہے۔

اس سے قبل کہ ہم آپ کو اس خبیث مرض کے بارے میں مزید کچھ بتا دیں آیئے معلوم کرتے ہیں کہ ایڈز ہے کیا؟ ایڈز AIDS درج ذیل الفاظ سے مخفف ہے ACUIRD IMMUNE DEFICIENCY SYNDROME عربی میں اس کو **انهار وسائل الدفاع في الجسم** کہتے ہیں جس کے معنی جسم کے اندر قوت مدافعت زائل ہونا ہے۔

ایڈز کے وائرس خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک ممبر کے انفیکشن سے شروع ہوتا ہے جو ہیومن امیونوڈیفیشنسی وائرس یا HIV کہلاتا ہے یہ انسانی جسم پر حملہ آور ہو کر جسم کی قوت مدافعت کے نظام کو تباہ و برباد کر دیتا ہے یہ سب سے پہلے ٹی خلئے یا خون کے سرخ خلیوں پر حملہ آور ہوتا ہے جو سی ڈی 4 کی صورت میں ایک خاص شکل ہوتی ہے جب یہ وائرس خلیوں کے اندر پرورش پاتا ہے تو اس سے ٹی خلیوں کی تعداد کم ہونے لگتی ہے اور یہ اتنی تیزی سے کم ہوتی ہے کہ 200 مائیکرو لیٹر تک کم ہو جاتی ہے اور یہ خلئے چونکہ جسم میں قوت مدافعت برقرار رکھنے میں بہت مدد دیتے ہیں لہذا یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے جب انفیکشن کا آغاز ہو جاتا ہے اس ضمن میں غیر قدرتی جنسی تعلقات بیماریوں کے پھیلاؤ کا اہم سبب ہے جبکہ دوسری وجوہ میں ہم جنس پرستی متاثرہ خون کا جسم میں لگنا خون کی دوسری بیماریاں، مختلف اعضاء کی پیوند کاری اور تبدیلی عضو یا ترسیل خون کے دوران استعمال ہونے والے آلات بھی شامل ہیں۔ ایڈز صحت مند آدمی کو دراصل متاثرہ خون کے ذریعے متاثر کرتا ہے کیونکہ اس طرح وائرس صحت مند آدمی کے جسم میں داخل ہوتا ہے اور اسے بیمار کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ دوسرے کو خون لگانے سے پہلے خون کی اسکریننگ کرانا بہت ضروری ہے۔ HIV کے بارے میں جو ایک اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ وائرس صرف رطوبت ہی میں پرورش پاتا ہے اور تھوک بھی رطوبت کا ایک حصہ ہے گو کہ اس بات کا واضح ثبوت نہیں ہے کہ تھوک کے ذریعے یا اسی طرح کے دوسرے ذرائع سے کوئی HIV کا شکار ہو کیونکہ جسم سے خارج ہونے والے آنسو، پسینے اور پیشاب وغیرہ کے بارے میں جو رپورٹیں حاصل ہوئی ہیں وہ متنازع ہیں یعنی اس بات کا کوئی واضح ثبوت نہیں ہے کہ ان رطوبتوں سے بھی HIV کے جسم میں ترسیل ہو جاتی ہے البتہ HIV سے متاثرہ عورت کے دودھ میں بھی یہ وائرس شامل ہو سکتا ہے لھذا ایسی صورت میں اپنے بچے کو دودھ نہیں پلانا چاہئے اور نہ ہی دودھ ذخیرہ کرنے والے بینک کو اپنا دودھ عطیہ کرنا چاہئے۔

ایڈز کا جرثومہ HIV نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا ہے اگر یہ کہا جائے کہ HIV ایٹم بم، ہائیڈروجن بم اور بایولاجیکل ہتھیاروں سے بھی

زیادہ خطرناک ہے تو یہ مبالغہ آرائی نہ ہوگی اس جرثومے کے علاوہ امریکہ کے ادارے نیشنل اکیڈمی آف سائنسز نے تقریباً 27 نئی قسم کے جرثوموں کو دریافت کیا ہے جو اذیت ناک وبائی بیماریوں کا باعث بن سکتے ہیں ان میں زرد بخار، انفلوئنزا، ریبیز اور ملیریا کے جرثومے بھی شامل ہیں۔ انٹرنیشنل کمیونٹی اس بات سے متفق ہے کہ ایڈز انسان کے اپنے گناہوں کا نتیجہ ہے ان کے اعلیٰ عہدیداران کے مطابق انسان نے اپنی چھوٹی چھوٹی خواہشوں کو پورا کرنے کیلئے اپنے اردگرد ایسے جرثومے پیدا کر لئے ہیں کہ اب وہ مزید خواہشوں کو پورا کرنے کی پوزیشن میں نہیں رہا۔ انسان کیلئے زندگی انجوائے کرنے والی چیز نہیں رہی بلکہ مصائب، آلام اور خطرناک بیماریوں کی نقیب بن گئی ہے کیا اس حقیقت کو تسلیم کر دیا جائے کہ ایڈز جیسی موذی امراض عظمت انسان کے برعکس ایک ایسا فعل ہے جہاں اشرف المخلوقات کے سر مارے ندامت کے جھک جاتا ہے اور اسے سزا کے طور پر ایڈز کا تحفہ دیا جاتا ہے۔

ایڈز سے مرنے والوں کے اعداد و شمار کا جائزہ:

ایڈز کے مریض کی شفایابی کے بارے میں ابھی تک حوصلہ افزاء نتائج سامنے نہیں آئے بلکہ اس کا شکار ہونے کے بعد اس مرض سے مرنے والوں کے درج ذیل نتائج کا اعلان کیا گیا ہے۔

پہلے سال 48 فیصد ایڈز کے مریض موت کے شکار ہوئے۔

دوسرے سال 75 فیصد ایڈز کے مریض موت کے شکار ہوئے۔

تیسرے سال 92 فیصد ایڈز کے مریض موت کے شکار ہوئے۔

اس کے بعد 100 فیصد ایڈز کے مریضوں کے موت کا شکار ہونے کا اعلان کیا گیا اور یہ ایک لاعلاج مرض کی شکل اختیار کر گیا۔

دنیا بھر میں ایڈز کے متاثرین:

ایڈز سے متاثرہ ممالک کی نئی فہرست میں بہت سے ممالک شامل ہیں اس بارے میں اقوام متحدہ کی نئی رپورٹ جو کہ سامنے آئی ہے اس میں زیادہ تر تعداد بلاد کفر کا ہے اس سلسلہ میں روزنامہ مشرق کی رپورٹ ملاحظہ کیجئے۔ افریقی ممالک کے علاوہ بھارت دنیا کا واحد ملک ہے جہاں ایڈز کے مہلک مرض کے شکار افراد کی تعداد 20 سے 40 لاکھ ہے۔ ایڈز کے بارے میں اقوام متحدہ کی نئی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر سے ایڈز سے متاثرہ ملکوں میں بھارت، ایتھوپیا، کینیا، نائجیریا اور جنوبی افریقہ شامل ہیں۔ جبکہ دیگر پانچ افریقی ممالک بوسٹوانا، پسوتھو، سوازی لینڈ، زیمبیا اور زمبابوے کی 20 فیصد آبادی یعنی ہر پانچویں شخص میں سے ایک شخص ایڈز کا شکار ہے۔ اقوام متحدہ کی پاپولیشن ڈویژن کے ڈائریکٹر جوزف چامی نے کہا کہ ایڈز کے مہلک مرض کے معاملے میں دنیا نہایت بھیانک صورت حال کی جانب بڑھ رہی ہے اور اس وجہ سے نسل انسانی کو شدید بیماری اور ہلاکتوں کا سامنا ہے ایک رپورٹ کے مطابق 1999 کے دوران بھارت میں

تین لاکھ دس ہزار افراد ایڈز سے ہلاک ہوئے اور یہ تعداد ایک سال کے دوران دنیا بھر کے کسی بھی ملک میں ایڈز سے ہلاک ہونے والے افراد کی تعداد میں سب سے زیادہ ہے۔ اس صورت حال میں بھارت کو ایڈز زدہ ملک قرار دیا گیا ہے (روزنامہ مشرق کوئٹہ 9 جون 2001ء)۔

ایڈز کے شکار افراد میں 77 فیصد تعداد مردوں کی اور 23 فیصد خواتین کی ہے۔ 2 فیصد لوگوں کو یہ بیماری ورثے میں ملی ہے۔ تامل ناڈو صوبے میں سب سے زیادہ مریض ہیں۔ بھارتی حکومت طلباء کو صحت سے متعلق تعلیم فراہم کرنے پر غور کر رہی ہے۔

روزنامہ باخبر کی رپورٹ ہے کہ گزشتہ 20 برسوں میں افریقہ میں ایڈز سے ایک کروڑ پچاس لاکھ افراد ہلاک ہوئے جبکہ دو کروڑ پچاس لاکھ افریقیوں کو ایڈز کی بیماری کا وائرس لگ چکا ہے۔ اس امر کا انکشاف اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یو این ایڈز نے اپنی رپورٹ میں کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بوسٹوانا میں بالغان کی کل تعداد میں سے تین چوتھائی بالغ افراد ایڈز کے مرض سے متاثر ہیں رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ ترقی پسند ممالک میں 45 فیصد افراد HIV وائرس سے متاثر ہیں (روزنامہ باخبر کوئٹہ 11 جون 2001)

ایڈز کے بارے میں جدید رپورٹ جو کہ روزنامہ ''اسلام'' نے شائع کیا ہے یہ ہے کہ:-

اقوام متحدہ نے بھارت پر زور دیا ہے کہ وہ ایچ آئی وی ایڈز پر قابو پانے کیلئے ٹھوس اقدامات کرے کیونکہ بھارت میں ایڈز تیزی سے پھیل رہی ہے جو انتہائی شرمناک ہے۔ اقوام متحدہ کے ترجمان نے ایک بیان میں کہا کہ بھارت میں ایڈز کی ڈرامائی پھیلاؤ کی خبریں افسوسناک ہیں۔ بھارت کے قومی ایڈز کنٹرول آرگنائزیشن نے کہا کہ 2002 کے اختتام پر بھارت میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد 45 لاکھ سے زائد ہو چکی ہے جبکہ 2001ء میں یہ تعداد بہت کم تھی۔ بھارت جنوبی افریقہ کے بعد ایچ آئی وی کے اضافے میں دوسرے نمبر پر ہے۔ یہ مرض بھارت کے دیہاتوں میں بھی تیزی سے پھیل رہا ہے۔ اقوام متحدہ کے ترجمان نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے کہ بھارتی عوام اس مرض سے آگاہ نہیں اسلئے وہ احتیاطی تدابیر اختیار نہیں کرتے۔ ایچ آئی وی اور ایڈز کے پارلیمانی فورم کے کنویز آسکر فرنانڈس نے کہا کہ یہ مسئلہ تشویش ناک صورت حال اختیار کرتا جا رہا ہے کیونکہ بھارت میں دنیا کے دس فیصد ایڈز زدہ افراد موجود ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ میڈیا کا اس میں کردار اہم ہے کیونکہ بھارتی ثقافت کے بعض منفی پہلو اس مرض کے پھیلاؤ کا سبب ہیں۔ ایک اور سوال پر انہوں نے کہا کہ بھارتی کلچر کو اس انداز میں تربیت دیا جانا چاہئے کہ ایک مرد صرف ایک عورت اور ایک عورت صرف ایک مرد پر اکتفاء کرے اس سے ایڈز کے مسئلے پر قابو پانے میں مدد ملے گی (روزنامہ اسلام اتوار 27 جولائی 2003)۔

ایڈز پھیلنے کے اسباب وعلامات:-

ایڈز کا اصلی سبب غیر فطری جنسی میلاپ ہے اس کے بعد دوسرے اسباب بھی اب ایڈز پھیلنے کا سبب ہیں جو درج ذیل ہیں۔

1.....ایڈز کا سب سے بڑا ذریعہ غیر فطری جنسی عمل ہے۔

2..... ایڈز کے شکار مریض کا خون دوسرے آدمی میں منتقل کرنا۔

3..... ایڈز کے شکار عورت کے حمل سے پیدا ہونے والی اولاد۔

اس مرض کی علامات میں نزلہ، بخار، کھانسی کے علاوہ ذہنی واعصابی بیماریاں نظر آتی ہیں۔ بعض اوقات مریض بہت زیادہ تھکن محسوس کرتے ہیں۔ رات کو پسینہ آنے، بخار رہنے کی شکایت بھی بڑھتی ہے۔ کبھی دست کی بیماری اور رسولی کی شکایت بھی ہوتی ہے۔ اندرونی اعضاء میں سوزش اور سوجن آ جاتی ہے۔ عجیب بات ہے کہ مریض کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ ایڈز کا شکار ہو گیا ہے۔ اب تک ایڈز کی درج ذیل علامات متعین کی گئی ہیں سستی، تھکاوٹ، جسم کا ٹوٹنا، بار بار بخار ہونا اور رات کو پسینہ آنا، کئی کئی ہفتے تک اس سلسلے کا جاری رہنا، یکدم تقریباً دس پاؤنڈ وزن کم ہو جانا، گردن، بازو، ٹانگوں اور جسم میں مختلف غدود کا بڑھ جانا، زبان اور منہ میں سفید دھبے اور غیر معمولی نشانات کا نظر آنا، مسلسل پیچش اور پیٹ کی مسلسل خرابی، طویل علاج کے باوجود عرصہ دراز تک کھانسی۔

ایڈز کے تین مراحل:-

ایڈز کا مریض جو کہ نہایت تیزی سے موت کے منہ میں آ جاتا ہے کے تین مراحل ہوتے ہیں۔

پہلا مرحلہ:

اس مرحلے میں مریض متاثر ہو جاتا ہے لیکن علامتیں ظاہر نہیں ہوتیں، کچھ مریضوں کو تین سے چھ ہفتوں میں نزلہ ہو جاتا ہے اور جب سیرولوجیکل ٹیسٹ کیا جائے تو HIV کی تشخیص ہوتی ہے۔ نزلے کے علاوہ بخار بھی آتا ہے، سردی بھی لگتی ہے اور پورے جسم میں درد بھی ہوتا ہے اسکے علاوہ جوڑوں، پٹھوں میں درد ہو جاتا ہے، خارش یا گیس کی شکایت بھی ہو جاتی ہے، دست آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر وائرس خون کے ذریعے دماغ تک پہنچ جائے تو گردن توڑ بخار جیسا زہر بھی پھیل جاتا ہے جس سے گردن میں سختی آ جاتی ہے، سر میں سخت درد رہتا ہے جبکہ بعض افراد میں تشنج کی علامات بھی ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

دوسرا مرحلہ:-

یہ ایک پوشیدہ مرحلہ ہے جس کی تشخیص صرف کلینک ٹیسٹ کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے اس مرحلے میں ٹی خلیے یا خون کے خلیے کم ہونا شروع ہو جاتے ہیں لیکن یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ مرحلہ کب سے جاری ہے زیادہ تر مریضوں میں یہ عرصہ دس سال میں ختم ہوتا ہے جبکہ ان میں قوت مدافعت ختم ہو جاتی ہے۔

تیسرا مرحلہ:-

یہ مرحلہ خون کی ترسیل کا ہے اس میں پورے جسم میں خون کی ترسیل کے غدود پھول جاتے ہیں جبکہ اس مرحلے پر دوسری علامتیں مثلاً کمزوری، تھکاوٹ، متلی، وزن کا کم ہونا اور خارش جیسی علامتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ یہ آخری مرحلہ ہے اس مرحلے میں دوسری علامتوں کے ساتھ ساتھ دست آنا بھی شروع ہو جاتے ہیں جو کسی بھی دوا سے بند نہیں کئے جاسکتے لہذا مریض کمزور ہو جاتا ہے اور بالآخر مر جاتا ہے کیونکہ جب CD4+T کی سطح کافی حد تک گر جاتی ہے تو انسان بری طرح سے نمونیا، جھٹکے، ناف سے خون، مروڑ کے ساتھ دست، پیچش یا تپ دق وغیرہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ HIV کے انفیکشن سے پھیلنے والی اعصابی بیماریاں اس میں جھٹکے لگنے کی بیماری، اعضاء کو متاثر کرنے والی بیماری، خون سے منتقل ہونے والی بیماری، جسم کے خلیوں کو بڑا کرنے والی بیماری، جنسی بیماری، تپ دق اور ایچ ٹی ایل وی آئی (HTLVI) وغیرہ شامل ہیں۔

ایڈز سے بچاؤ کی تدابیر:-

اس موذی مرض سے خود کو بچانے کیلئے ضروری ہے کہ وہ درج ذیل ھدایات پر عمل کرے۔

1......غیر فطری جنسی میلاپ اور جنسی بے راہ روی سے اجتناب کیا جائے۔

2......منشیات کے استعمال سے گریز۔ ہمارے ملک میں منشیات کا استعمال کرنیوالے اس مہلک مرض میں مبتلا ہونے کا میلان رکھتے ہیں

3...... خون کی ضرورت پڑنے پر خون کی منتقلی سے قبل خون دینے والے شخص کا خصوصی ٹیسٹ کروایا جائے۔

4...... استعمال شدہ سرنج کے استعمال سے اجتناب کریں۔

5...... اگر میاں بیوی سے کوئی ایک ایڈز کا شکار ہو تو ایک دوسرے کے جنسی میلاپ سے اجتناب اور اولاد پیدا نہ کرنا۔

6...... خلئے یا عضو کی پیوندکاری میں احتیاط کرنے کی ضرورت ہے۔

7......شادی بروقت کرکے شریک حیات کے ساتھ وفادار رہیں۔

ایڈز کی تشخیص و علاج:-

ایڈز کی تشخیص خون کی ایک خاص ٹیسٹ جو کہ ایلیسا (ELISA) کہلاتا ہے سے کی جاتی ہے۔ الیکٹرون مائیکروگراف کے ذریعے HIV کی تصویر دیکھنے سے یہ ایک پیچیدہ قسم کے نکتے یا دھبے کی صورت میں نظر آتا ہے جس میں دو اضافی نامکمل ابھار خون کی نالیوں کے ساتھ ہوتے ہیں جو کہ خلوی جھلی سے کلی کی صورت میں بڑھتے دکھائی دیتے ہیں۔ ایڈز کا ابھی تک کوئی تسلی بخش علاج دریافت نہیں ہو سکا، لیکن محققین اس سلسلے میں مسلسل تحقیق میں مصروف ہیں کہ ایڈز کا کوئی آسان اور مؤثر علاج دریافت ہو جائے۔ وہ طبی ماہرین جو ایچ آئی وی

کے علاج معالجہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کے خیال میں اینٹی ریٹرووائرل تھراپی ہوسکتی ہے۔جس سے HIV جراثیم کو دبا دیا کم کر کے کم از کم مریض کی زندگی لمبی ضرور کی جاسکتی ہے اور ساتھ ہی مریض کی حالت میں بھی بہتری ممکن ہوجاتی ہے لیکن ان دواؤں کے سائیڈ انفیکشن اور زہر کا اثر بہت زیادہ ہونے سے جسم پر بہت زیادہ اچھے اثرات مرتب ہونے کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔

ایڈز میں مبتلا مریض کو قتل کرنے کی شرعی حیثیت:۔

سوال:(1) بیمار اور معذور افراد کو جن کی زندگی کی توقع نہیں جو ایک طرف خود اذیت میں مبتلا ہیں اور دوسری طرف اہل خانہ پر بوجھ ہیں مثلاً ان کے مرض سے اہل خانہ کو بیماری پھیلنے کا خطرہ ہے۔انہیں اذیت سے نجات دینے یا خاندان کو ان کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کیلئے ایسی صورت اختیار کرنا کہ وہ جلد مرسکیں جائز ہوگا؟ مثلاً کینسر، ایڈز، طویل سکتہ وغیرہ۔

(2) ایسی دواؤں کا استعمال کرنا جو زندگی کو ختم کریں جائز ہوگا؟

جواب:۔ اسلام کا تصور یہ ہے کہ انسان اپنی اصل کے اعتبار سے کائنات کی کسی شئ کا یہاں تک کہ خود اپنے آپ کا مالک نہیں ہے اور جس طرح انہیں یہ جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے کی زندگی کے درپے ہو اور اسے ہلاک کردے یا اس کے جسم کو جزوی نقصان پہنچائے اسی طرح یہ بھی جائز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ہلاک کرلے۔اس کا جسم دراصل اس کے ہاتھوں میں اللہ تعالی کی امانت ہے۔جس کی حفاظت فرض ہے اور جس کا استعمال حکم خداوندی کے مطابق ضروری ہے۔چونکہ اسلام میں خودکشی کی ممانعت ہے اور یہ عمل بھی خودکشی کے مترادف ہے۔خودکشی مطلقاً ممنوع ہے خواہ وہ آتشیں اسلحہ کے ساتھ ہو یا کسی مشروب اور دوائی کے ساتھ جو جسم میں داخل ہوکر موت کیلئے سبب بنے۔لھذا ایڈز وغیرہ بیمار کیلئے خود یا ڈاکٹر کو ورثہ کی تجویز کی بناء پر ایسی دوائیوں کا استعمال ممنوع ہے جو اس کے جسم کو فنا کردے۔چنانچہ فقہاء کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ اطباء کو انہی حدود میں رہ کر علاج کی اجازت ہے جو صحت مند کرلے اور اس کو موت سے بچانے کی کوشش کریں۔فتاوی عالمگیری میں ہے **قوله في الجراحات المخوفة والقروح العظيمة والحصاة الواقعة في المثانة ونحوها ان قيل قد ينجو وقد يموت أو ينجو ولا يموت يعالج وان قيل لا ينجو اصلا لا يداوىٰ بل يترك الخ** (فتاوی ہندیہ ج4 صـ 114) ترجمہ: سنگین، کاری زخموں اور مثانہ میں ہونے والی پتھریوں اور اس کے مثل میں اگر اطباء کی رائے یہ ہو کہ ممکن ہے بچ جائے اور ممکن ہے مرجائے یا بچ جائے گا مرے گا نہیں تو آلات جارحہ کے ذریعے علاج کیا جائیگا اور اگر کہا گیا کہ صحت کی کوئی امید نہیں تو ایسا علاج نہیں کرایا جائیگا بلکہ چھوڑ دیا جائیگا۔

(2) جہاں تک یہ مصلحت ہے کہ اس کے متعلقین کو اس بوجھ سے نجات ملے تو یہ سوچ غیر اسلامی ہونے کے ساتھ ساتھ غیر انسانی بھی ہے جس شریعت کا تصور یہ ہے کہ آدمی محض ایک ذریعہ ہے رازق دراصل خداوند تعالی ہے اور جس دین کا پیغمبر ﷺ کہتا ہے کہ رزق معصوم

بچوں، عورتوں اور معذوروں ہی کی وجہ سے ملتا ہے اس میں ایسے تصور کی کیا گنجائش ہے؟ **انما ترزقون بضعفائکم** کا کیا مطلب؟ (جدید فقہی مسائل جلد نمبر 1 ص 204 تا 208)

(3) اس میں شک نہیں کہ اب تک دنیا بھر کے معالجین، نت نئے انکشافات، ایجادات اور طبی تحقیقات کے اس دور میں اس زہر 'ایڈز'' کا کوئی تریاق دریافت نہیں کر سکے اور اس وقت حال یہ ہے کہ ۔ (مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی) لیکن اس مرض کے انسداد کا طریقہ کار یہ نہیں کہ ایسے مریض کو قتل کیا جائے بلکہ اس مرض کے پھیلاؤ کے اسباب اور عوامل کو بند کیا جائے جن سے یہ وبا عام ہو چکا ہے۔ عام طور پر جن اسباب وعوامل کے نتیجے میں بیماری پھیلی ہوئی ہے منجملہ ان سے مرد وعورت کا آزادانہ میل جول، ٹی وی پر بے حیاء مناظر کی بھر مار، سینما کے پردے پر فحش حرکتیں، گندہ لٹریچر، عریاں اشتہارات وغیرہ ایڈز دراصل ان مذموم اور ناپاک اعمال اور اخلاق کا لازمی نتیجہ ہے۔ اس مرض کے پھیلاؤ کے روکنے کا مؤثر ذریعہ بھی یہی ہے کہ ماحول اور سماج کو پاکیزہ بنایا جائے، جنسی آوارگی پر بندش لگائی جائے، جنسی جذبات برانگیختہ کرنیوالے مناظر پر پوری جرأت کے ساتھ پابندی عائد کی جائے اور جنسی تسکین کے اس راستے کی طرف دعوت دی جائے جو شریعت کی نظر میں محمود اور مطلوب ہے۔

(4) ایڈز کی وجہ سے اسقاط حمل:-

بعض امراض ایسے ہوتے ہیں کہ زمانہ حمل، ولادت، رضاعت میں بچے کی طرف بھی متعدی ہو سکتے ہیں۔ ابن قتیبہؒ اور ابن القیم نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ فقہاء احناف نے یہ مسئلہ لکھا ہے کہ دودھ پلانیوالی عورت اگر بیمار ہو جائے اور اس کی دودھ بچے کیلئے باعث نقصان ہو تو اجارہ فسخ ہو جائیگا۔ **اذا حبلت المرضعة او مرضت تفسخ الاجارة لان الحبلیٰ والمريضة يضر بالصغير** اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کیونکہ مقصود ضرر سے حفاظت ہے (زیلعی ص 128) ھدایہ ج3 ص 288) لہذا اس ضرر سے بچنے کیلئے اسقاط کرانا جائز ہے۔ ہمارے فقہاء کرام نے بھی تصریح فرمائی ہے۔ محقق تھانویؒ کے فتاوی سے بھی اجازت مستفاد ہوتی ہے (امداد الفتاوی ج4)۔

لیکن یہ اسقاط اسی وقت جائز ہے جب یقینی طور سے معلوم ہو کہ بچے میں ابھی جان نہیں پڑی ورنہ جان پڑ جانے کے بعد اس کی قطعی اجازت نہیں۔ اور فقہاء کرام کی تصریح کے مطابق بچے میں جان 120 دن میں پڑ جاتی ہے۔ (فتاوی عالمگیری ج5 ص 256) ماخوذ از جدید فقہی مباحث 10 / 101)

ایڈز کی وجہ سے تنسیخ نکاح کا حکم:-

فقہاء کرام کی تصریح کے مطابق جن عیوب کی وجہ سے عورت تنسیخ کا حقدار بن سکتی ہے ان میں جذام، برص، جنون وغیرہ مصرّح ہیں۔ یہ

عیوب اگر نکاح کے بعد یا نکاح کے وقت موجود تھے لیکن عورت کو مطلع نہیں کیا گیا تو ائمہ ثلاثہ کے نزدیک عورت تنسیخ نکاح کا مطالبہ کرسکتی ہے۔ ان عیوب میں وہ امراض بھی داخل ہیں جو قابل نفرت ہوں اور ان کے متعدی ہونے کا اندیشہ ہو جیسے ایڈز وغیرہ۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک شوہر کے نامرد یا مقطوع الذکر ہونے کے سوا کوئی اور صورت نہیں جس میں عورت تفریق کا مطالبہ کرسکے لیکن متاخرین حنفیہ نے امام محمدؒ کے قول پر فتوی دیا ہے۔ (ہندیہ ج6 ص 134)

جبکہ علامہ کاسانیؒ کی تصریح اس تحدید کی نفی کرتی ہے۔

خلوه من كل عيب ولايمكنها المقام معه الا بضرر كالجنون والجذام والبرص شرط للزوم النكاح حتى يفسخ به النكاح (بدائع الصنائع ج6 ص 327)

اس طرح فتاوی دار العلوم دیوبند میں ایک سوال کے جواب میں یوں لکھا گیا ہے کہ: سوال: زید جذامی ہوگیا اس کی زوجہ ہندہ بھاگ کر عمر کے ہاں چلی گئی اور زید کے ہاں جانا نہیں چاہتی حالانکہ زید طلاق دینے سے بھی منکر ہے۔ کیا امام شافعیؒ کے مسلک پر عمل کرتے ہوئے دونوں میں تفریق ہوسکتی ہے یا نہیں؟

الجواب:- درمختار میں لکھا ہے کہ علماء حنفیہ میں سے امام محمدؒ کا بھی یہی مذہب ہے کہ اس صورت میں حاکم تفریق کراسکتا ہے۔

قوله وخالف الائمة الثلاثة فى الخمسة مطلقا ومحمد فى الثلاثة الاول ... (رد المحتار ج 2 ص 656)

اسی طرح فتاوی دار العلوم کی مذکورہ جلد ص 233 ایک سوال کی جواب میں تحریر ہے "لیکن امام محمدؒ نے اجازت دی ہے اور اسی پر فتوی دیا گیا ہے"۔

ان تفصیلات کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایڈز بھی ان امراض اور عیوب میں شمار ہوتا ہے جن کی وجہ سے عورت کو حق تفریق حاصل ہوتا ہے کیونکہ یہ برص اور جذام سے زیادہ قابل نفرت اور متعدی ہے اور چونکہ جنسی ربط میں اس مرض کی منتقلی کا ایک اہم سبب ہے اسلئے ایڈز کا مریض شوہر اس کی بیوی کے حق میں نامرد ہی کی حکم میں ہے کہ وہ مرض کی منتقلی کے خوف سے اس مرد کے ذریعہ داعیہ نفس کی تکمیل نہیں کرسکتی۔ تو جذام، برص اور جنون کی وجہ سے امام محمدؒ کے مذہب کے موافق عورت کو خیار فرقت حاصل ہے کہ وہ کسی حاکم شرعی یا قاضی مسلمین نہ ہونے کی صورت میں جماعت مسلمین کے ہاں تفریق کی درخواست کرے۔ ومثلہ فی الحیلۃ الناجزۃ ص 47)

وكذا فى الهداية واذا كان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خيار لها عند ابى حنيفة وابى يوسف وقال محمد لها الخيار دفعا للضرر عنها (ہدایہ ج2 ص 398) **وفى الهندية قال محمد ان كان الجنون حادثا يؤجله سنة كالعنة ثم يخير المرأة وان كان مطبقا فهو كالجبّ وبه نأخذ** (ہندیہ ج1 ص 526)

اس طرح کفایت المفتی میں ایک سوال کے جواب میں یوں تحریر ہے سوال: میری شادی میرے والد نے صغرسنی میں شیخ نصیر الدین سے

کر دی تھی کہ میرے شوہر کو جذام کا مرض لاحق ہوا اب میں عرصہ تیس سال سے بالغ ہوں اور اپنے والد کے گھر زندگی کے دن پورے کر رہی ہوں مجھے اپنے شوہر کے ساتھ رہنا منظور نہیں کیونکہ وہ مرض نا قابل علاج میں گرفتار ہے اور عرصہ چار برس سے اپنی سسرال نہیں گئی۔ نہ جانے کیلئے تیار ہوں طلاق مانگتی ہوں تو طلاق نہیں دیتا اور میں خلع کی استطاعت نہیں رکھتی؟ جواب:- جذامی شوہر کی بیوی حاکم بااختیار کی عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دے کر حکم فسخ حاصل کر سکتی ہے۔ حاکم امام محمدؒ کے قول کے بموجب نکاح کو فسخ کر سکتا ہے اور بعد حصول حکم فسخ عدت پوری کر کے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ (محمد کفایت اللہ غفرلہ کفایت المفتی ج6ص119)

کیا ایڈز کا مریض مرض الموت کے حکم میں ہے یا نہیں؟

مرض الموت کی تعریف عام طور پر یہ کی جاتی ہے کہ انسان کی ایسی حالت یا ایسا مرض جس میں ہلاکت کا گمان غالب ہو، بچنے اور صحت کی امید کم ہو۔ یہی مرض الموت ہے۔ علامہ زیلعی، شیخ شبلی اور صاحب مجمع الانھر نے نیز ابن نجیم نے بھی یہی تعریف کی ہے۔ (زیلعی ج ۲ص ۲۴۸) حاشیہ شبلی علی التبیین، مجمع الانھر ۴۲۷/۲، البحر الرائق ۴۳/۴)۔ علامہ شامی فرماتے ہیں اعتبار غلبہ ہلاکت ہے۔ اگر اس مرض میں موت کا گمان غالب ہو تو وہ مرض الموت ہے اگر چہ گھر سے باہر آتا جاتا ہو۔ صدرا لشہید اسی پر فتویٰ دیتے تھے۔ امام محمد نے کتاب الاصل میں کئی مسائل ذکر فرمائے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مرض الموت کیلئے ہلاکت کا گمان غالب ہونا شرط ہے۔ صاحب فراش ہونا ضروری نہیں۔ (شامی ۵۲۰/۲) اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خطرہ ہلاکت کا اعتبار کب تک کیا جائے گا؟ اور اس کی مدت کیا ہوگی؟ اس کیلئے ہمارے فقہاء کرام (صاحب درمختار، شمس الائمہ حلوانی، تمرتاشی) نے ایک سال کی مدت نقل فرمائی ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں بھی یہی مذکور ہے۔ اگر ایسا مرض جس میں صحت کی امید کم ہو اور ہلاکت کا گمان غالب ہو، ایک سال کی مدت میں انتقال ہو جائے تو وہ مرض الموت ہے اور اگر ایک سال بعد بھی زندہ رہے اب وہ مرض الموت کے حکم میں نہیں ہے۔ پھر اس میں تفصیل ہے۔ اس کے بعد یہ دیکھنا چاہیئے کہ ایک سال بعد بھی مرض اپنی جگہ پر ٹھہر گیا ہے یا ترقی پر ہے۔ مہلک مرض اگر ایک جگہ پر ٹھہر گیا اور ایک سال کی مدت بھی پوری ہو چکی تو اب وہ مرض الموت کے حکم میں نہیں اور اگر وہ مرض بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ ایک حد پر ٹھہرا نہیں تو وہ مرض الموت کے حکم میں ہے گو ایک سال کے مدت سے زائد گزر جائے ان تفصیلات کی روشنی میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایڈز کے مریض اگر اس درجہ کو پہنچ چکے ہوں کہ جس میں ہلاکت و موت کا گمان غالب ہے صحت کی امید کم ہے تو وہ مرض الموت کے حکم میں ہے۔ لیکن اگر مرض طول پکڑ گیا اور ایک سال مدت پوری ہو چکی تو اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ مرض ایک جگہ پر ٹھہر گیا یا نہیں؟ اگر ٹھہر گیا تو اب ایک سال بعد وہ مرض الموت کے حکم میں نہیں۔ اگر مرض ترقی پر ہے گو ایک سال کی مدت پوری ہو چکی تب بھی مرض الموت کے حکم میں ہے۔

(جدید فقہی مباحث ج ۱۰ ص ۱۰۲،۱۰۳)